محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۶)

[''سیر و سوانح'' کے زیرعنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

حضرت جابر بن سفیان رضی اللہ عنہ

نسب اور کنبہ

حضرت جابر بن سفیان انصار کے قبیلہ بنو جشم بن خزرج کی شاخ بنو زریق سے تعلق رکھتے تھے۔ قریش کے بطن بنو جمح کے معمر بن حبیب نے ان کے والد حضرت سفیان کو متبنیٰ بنا لیا تو وہ مکہ میں آباد ہو گئے، وہ اور ان کی اولاد اسی قبیلہ سے منسوب ہونے لگی۔ یہ وہی معمر ہیں جنھوں نے عام الفیل کے بیس برس بعد حرام مہینوں میں لڑی جانے والی چوتھی جنگ فجار (فجار اکبر) میں اپنے قبیلے بنو جمح کی طرف سے لڑتے ہوئے جان دی تھی۔

حضرت حسنہ معمر بن حبیب کی باندی تھیں جو بحرین کے قصبہ عدول (یا عدولی) سے ان کے پاس آئی تھیں۔ معمر نے حضرت حسنہ کو آزاد کر کے ان کا بیاہ اپنے منہ بولے بیٹے حضرت سفیان سے کر دیا جو جاہلیت کے رواج کے مطابق سفیان بن معمر جمحی کہلاتے تھے۔ حضرت حسنہ سے حضرت سفیان کے بیٹے حضرت جنادہ اور حضرت جابر ہوئے۔ ابن عبد البر اور ابن اثیر نے حبشہ میں ان کے تیسرے بیٹے حارث بن سفیان کی ولادت کی

خبر دی ہے، جب کہ ابن ہشام نے حبشہ میں پیدا ہونے والے بچوں کی فہرست میں حارث بن سفیان کا نام شامل نہیں کیا۔ اس طرح حضرت جنادہ اور حضرت حارث حضرت جابر کے سگے بھائی ہوئے، جب کہ حضرت شرحبیل بن حسنہ ان کے ماں جایے تھے۔ زبیر کی روایت کے مطابق حضرت حسنہ حضرت شرحبیل کی حقیقی ماں نہ تھیں، بلکہ انھوں نے شرحبیل کو منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ شرحبیل کے والد کا نام عبداللہ اور دادا کا مطاع بن عمرو تھا۔ ان کا شجرۂ نسب کندہ (ثور) بن عفیر سے جا ملتا ہے، اس لیے کندی ان کی نسبت ہے۔

ابن سعد نے نام حضرت جابر کے بجاے حضرت خالد بن سفیان نقل کیا ہے۔

ہجرت حبشہ

۵ / نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ستائے ہوئے مسلمانوں کو حبشہ ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی تو حضرت جابر بن سفیان اپنی والدہ حضرت حسنہ، والد حضرت سفیان بن معمر اور بھائی حضرت جنادہ بن سفیان کے ساتھ حبشہ روانہ ہو گئے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حبشہ سے مدینہ کا سفر

حضرت جابر بن سفیان اور ان کا حبشہ جانے والا کنبہ جنگ بدر کے بعد کسی وقت مدینہ پہنچا۔ ابن اسحاق نے بتایا ہے کہ وہ حضرت جعفر بن ابوطالب کی واپسی کے قافلے کی کشتیوں میں سوار نہ تھے۔ بلاذری نے وضاحت کی کہ وہ حضرت جعفر کی آمد سے پہلے شہر نبی پہنچے۔ ابن عبدالبر اور ابن اثیر کا ابن اسحاق کے حوالے سے کہنا کہ یہ کنبہ حضرت جعفر بن ابوطالب کے ساتھ سمندری سفر میں شریک تھا، درست نہیں، اگرچہ بنوجمح کے دوسرے افراد حضرت حاطب بن حارث کی بیوہ اور بچے اور حضرت حطاب بن حارث کی بیوہ حضرت فاطمہ بنت مجلل ابن اسحاق ہی کی صراحت کے مطابق کشتیوں کے سوار رہے۔

مدینہ میں حضرت جابر بن سفیان اپنے آبائی قبیلے بنوزریق میں قیام پذیر ہوئے۔

وفات

حضرت جابر بن سفیان کی وفات عہد فاروقی میں ہوئی۔ ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت حسنہ رضی اللہ عنہا

نسب

حضرت حسنہ مکہ میں پیدا ہوئیں۔ان کی ولدیت کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ویکیبیڈیا کے مضمون نگار نے بنو عدی کے حضرت معمر بن عبد اللہ کو ان کا والد بتایا ہے، لیکن ہمیں اس کا کوئی ماخذ ملا ہے نہ سند معلوم ہو سکی۔یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ بحرین کے قصبہ عدول (یا عدولی) سے تعلق رکھتی تھیں۔اگر انھوں نے مکہ میں جنم لیا تو بحرین کیسے پہنچ گئیں، ہم بتانے سے قاصر ہیں۔شاید کسی غارت گری میں ان کو باندی بنا لیا گیا ہو۔ بحرین سے وہ کس طرح بنو جمح کے معمر بن حبیب کی غلامی میں آ گئیں، درمیانی کڑیاں مفقود ہیں۔

معمر بن حبیب وہ بطل جری ہیں جنھوں نے عام الفیل کے بیس برس بعد لڑی جانے والی چوتھی جنگ فجار (فجار البراض یا فجار اکبر) میں اپنے قبیلے کی نمایندگی کرتے ہوئے جان نثار کر دی۔حجاز کے مشہور لٹیرے براض بن قیس کنانی نے اوارہ کے مقام پر شاہ حیرہ نعمان بن منذر کا بازار عکاظ جانے والا قافلہ لوٹا،اس کی نگہبانی پر متعین عروہ بن عتبہ ،اسد بن جوین اور مساور بن مالک کو قتل کیا تو عروہ کے قبیلے قیس عیلان نے براض کے قبیلے کنانہ کے بطن قریش سے خون بہا طلب کیا۔اس پر تمام متعلقہ قبیلوں میں شدید جنگ چھڑ گئی،اسے فجار یا گناہ کی جنگ کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ ان ایام میں لڑی گئی جنھیں زمانۂ جاہلیت میں بھی قتال کے لیے حرام سمجھا جاتا تھا۔ قریش اور بقیہ کنانی قبائل کی قیادت حضرت ابوسفیان کے والد حرب بن امیہ نے کی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پندرہ یا بیس برس تھی۔آپ دشمن کی طرف سے آنے والے تیر اٹھا کر جنگ میں شریک اپنے چچاؤں کو پکڑاتے جاتے تھے۔

قبول اسلام

حضرت حسنہ ابتداے اسلام ہی میں مکہ میں اپنے شوہر حضرت سفیان بن معمر کے ساتھ ایمان لے آئیں۔ ان کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔

ازدواج و اولاد

حضرت حسنہ کے پہلے شوہر عبد اللہ بن مطاع (مطاح: ابن سعد) تھے، جو بنو کندہ سے تعلق رکھتے تھے۔ تمیم

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بن مر کے بھائی غوث بن مر کے حلیف ہونے کی وجہ سے غوثی یا تمیمی کہلاتے تھے۔ان سے حضرت شرحبیل بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ پیدا ہوئے۔پہلے شوہر عبداللہ کی وفات کے بعد معمر بن حبیب نے حضرت حسنہ کا بیاہ اپنے منہ بولے بیٹے،انصاری قبیلہ بنوزریق کے حضرت سفیان سے کیاجو جاہلیت کے رواج کے مطابق سفیان بن معمر جمحی کہلاتے تھے۔مکہ میں حضرت حسنہ سے حضرت سفیان کے دو بیٹے حضرت جنادہ اور حضرت جابر ہوئے جو ہجرت حبشہ کے وقت نوجوان تھے۔ابن حزم،ابن عبدالبر اور ابن اثیر نے حبشہ میں ان کے تیسرے بیٹے حارث بن سفیان کی ولادت کی خبر دی ہے،جب کہ ابن اسحاق اور ان کے تتبع میں ابن ہشام نے حبشہ میں پیدا ہونے والے بچوں کی فہرست میں حارث بن سفیان کا نام درج نہیں کیا۔ابن سعد نے حضرت حسنہ کے بیٹے جابر بن سفیان کا نام خالد لکھا(الطبقات الکبریٰ ۳/۱۴۳)۔ابن اثیر نے ایک جگہ خالد بتایا(اسد الغابۃ ۵/۴۲۵)اور دوسرے مقام پر جابر بن سفیان تحریر کیا(اسد الغابۃ ۱/۲۵۳)۔

ایک شاذ روایت کے مطابق حضرت حسنہ حضرت سفیان بن معمر کی زوجہ نہیں، بلکہ والدہ تھیں اور حضرت شرحبیل ان کے ماں شریک بھائی تھے۔ زبیر کی روایت کے مطابق حضرت شرحبیل حضرت حسنہ کے حقیقی نہیں، بلکہ منہ بولے بیٹے تھے۔ حضرت شرحبیل کا شجرۂ نسب کندہ(ثور) بن عفیر سے جا ملتا ہے،اس لیے انھیں کندی کہا جاتا ہے۔

www.javedahmadghamidi.org

ہجرت حبشہ

بعثت نبوی کے تیسرے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ ’’اپنے قریبی رشتہ داروں کو خبر دار کیجیے۔‘‘ (الشعراء ۲۶: ۲۱۴)اور ’’(اے نبی)آپ کو جو حکم نبوت ملا ہے،اسے ہانکے پکارے کہہ دیجیے (الحجر ۱۵: ۹۴) دعوت حق عام ہونے لگی تو مشرکوں کو اپنے بتوں کی خدائی خطرے میں نظر آنے لگی۔انھوں نے نومسلم کم زوروں اور غلاموں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے شروع کر دیے۔۵/ نبوی میں یہ سلسلہ عروج کو پہنچ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی سرزمین میں بکھر جاؤ۔ صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ، ہم کہاں جائیں؟ آپ نے فرمایا: حبشہ میں ایسا بادشاہ حکمران ہے جس کی سلطنت میں ظلم نہیں کیا جاتا۔ وہ امن اور سچائی کی سرزمین ہے،(وہاں اس وقت تک قیام کرنا) جب تک اللہ تمھاری سختیوں سے چھٹکارے کی راہ نہیں نکال دیتا۔ چنانچہ رجب ۵/ نبوی (۶۱۵ء) میں سولہ اہل ایمان حبشہ روانہ ہوئے۔شوال ۵/ نبوی میں قریش کے قبول اسلام کی افواہ حبشہ میں موجود مسلمانوں تک پہنچی تو ان میں سے کچھ یہ کہہ کر مکہ کی طرف واپس روانہ ہوگئے کہ ہمارے

کنبے ہی ہمیں زیادہ محبوب ہیں۔ یہ مہاجرین مکہ میں داخل ہوئے تو قوم کی طرف سے اذیت رسانی کا سلسلہ پہلے سے زیادہ شدید ہو گیا۔ تب آپ نے انھیں بار دگر حبشہ جانے کی اجازت دے دی۔ دیگر کئی مسلمان بھی ساتھ جانے کو تیار ہو گئے۔ اس ہجرت ثانیہ میں اڑتیس مرد، گیارہ عورتیں اور سات غیر قریشی افراد شامل ہوئے۔

حضرت حسنہ اپنے شوہر حضرت سفیان بن معمر، بیٹوں حضرت جنادہ، حضرت جابر اور ان کے سوتیلے بھائی حضرت شرحبیل کے ساتھ دوسرے قافلۂ ہجرت میں شامل ہو گئیں۔ ایک غیر مستند روایت کے مطابق انھوں نے اپنے والد حضرت معمر بن عبداللہ کے ساتھ حبشہ کا سفر کیا (ویکیپیڈیا)۔ کسی ذریعہ سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ سیر صحابہ کے تمام مصنفین نے بالاتفاق یہی لکھا کہ وہ اپنے شوہر حضرت سفیان اور بیٹوں حضرت جنادہ، حضرت جابر اور حضرت شرحبیل کے ساتھ عازم حبشہ ہوئیں۔ ابن اسحاق کی مرتبہ مہاجرین حبشہ کی فہرست مکمل نہیں، حضرت حسنہ اور ان کے کنبے کے اسما اس میں بیان نہیں ہوئے، البتہ ابن ہشام نے اپنی ''السیرۃ النبویۃ'' میں ان کے نام شامل کر کے اس فہرست کو مکمل کیا۔

حبشہ سے مدینہ ہجرت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا شہر مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے آئے تو حضرت حسنہ اپنے شوہر حضرت سفیان بن معمر اور بیٹوں حضرت جنادہ، حضرت جابر کے ساتھ مدینہ چلی آئیں۔ اس وقت تک حضرت جعفر بن ابو طالب اور دوسرے اصحاب حبشہ ہی میں مقیم تھے۔ ابن اسحاق نے وضاحت کی ہے کہ یہ گھرانا جنگ بدر کے بعد مدینہ آیا اور اس نے نجاشی کی بھیجی ہوئی دو کشتیوں میں سفر نہ کیا۔ ۷ھ میں حضرت عمرو بن امیہ ضمری حبشہ آئے اور یہاں پر موجود ابوسفیان کی بیٹی حضرت ام حبیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکاح کا پیغام دیا۔ شاہ حبشہ نجاشی نے خطبۂ نکاح پڑھا اور چار ہزار درہم بہ طور مہر ادا کرنے کے بعد دلھن کو حضرت شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ مدینہ روانہ کر دیا (ابوداؤد، رقم ۲۱۰۷۔ نسائی، رقم ۳۳۵۰)۔ اس طرح حضرت شرحبیل نے الگ سفر کیا۔

حضرت حسنہ نے مدینہ پہنچنے کے بعد اپنے کنبے کے ساتھ بنو زریق میں سکونت اختیار کی، جب کہ حضرت شرحبیل بنو زہرہ کے حلیف بن کران کے ہاں منتقل ہو گئے۔

وفات

حضرت حسنہ کا سن وفات معلوم نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، جمل من

انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت عمرو بن جہم رضی اللہ عنہ

نسب

حضرت عمرو بن جہم حضرت جہم بن قیس کے بیٹے تھے۔ قریش کی شاخ بنو عبد الدار سے ان کا تعلق تھا۔ حضرت ام حرملہ (خولہ) بنت عبد الاسود ان کی والدہ، حضرت خزیمہ بن جہم بھائی اور حضرت حرملہ بنت جہم بہن تھیں۔

حبشہ کی طرف ہجرت

حبشہ کی طرف کی جانے والی ہجرت ثانیہ میں شامل ہوئے۔ ان کے والدین اور بھائی حضرت خزیمہ بن جہم شریک سفر تھے۔

دیار نبی میں آمد

حضرت عمرو بن جہم، ان کے والد حضرت جہم بن قیس اور بھائی حضرت خزیمہ بن جہم حضرت جعفر بن ابوطالب اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے ساتھ نجاشی کی فراہم کردہ کشتیوں پر سوار ہو کر بولا کے ساحل پر پہنچے اور مدینہ جانے کے لیے اونٹوں کا سفر کیا۔

وفات

ابن کثیر واحد مورخ ہیں جن کا کہنا ہے کہ حضرت عمرو بن جہم قیام حبشہ کے دوران میں خالق حقیقی سے جا ملے (البدایۃ والنہایۃ ۴/ ۴۳۰۔ السیرۃ النبویۃ، ابن کثیر ۳/ ۳۹۱)۔ کسی دوسرے تذکرہ نگار نے ان کی وفات کے بارے میں کوئی خبر نہیں دی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، انساب الاشراف (بلاذری)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت ام حرملہ بنت عبد الاسود رضی اللہ عنہا

نام و نسب

اصل نام: حضرت خولہ بنت عبد الاسود، اپنی کنیت ام حرملہ سے جانی جاتی ہیں۔ ابن سعد نے ان کا نام حرملہ بنت عبد لکھا ہے اور اسود بن جزیمہ کو ان کا دادا بتایا ہے۔ ان کا تعلق عرب کے شہر جدہ کے قریب آباد قحطانی قبیلے بنو خزاعہ سے تھا۔ ام حریملہ ان کی دوسری کنیت تھی۔ ابن جوزی نے حرملہ بنت عبد الاسود اور ابن حجر نے حریملہ بنت عبد کو ان کا اصل نام قرار دیا ہے۔ ان کی والدہ عمرو بن عبد شمس کی باندی تھیں۔

ازدواجی زندگی

بنو عبد الدار کے حضرت جہم بن قیس سے ان کا بیاہ ہوا۔ ان کے تین بچے حرملہ (یا حریملہ)، عبد اللہ اور عمرو ہوئے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ایمان و ایقان

اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لائیں۔

دین کے لیے وطن چھوڑنا

اپنے شوہر حضرت جہم بن قیس اور بیٹوں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ میں شامل ہوئیں۔ ان کی بیٹی کا حبشہ جانے اور واپس آنے والوں میں کوئی ذکر نہیں۔ ابن کثیر نے مبہم عبارت لکھی ہے: حضرت ابو جہم کا بیٹا عمرو اور بیٹی خزیمہ حبشہ میں انتقال کر گئے (البدایۃ والنہایۃ ۴/ ۲۳۰)۔

وفات

حضرت ام حرملہ بنت عبد الاسود کی وفات حبشہ ہی میں ہو گئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔